اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

جلد ۲۷ ۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ۔ یوم جمعہ ۔ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء ۔ نمبر ۱۱

ہندو یونیورسٹی کو حضور نظام کا شاندار عطیہ

حال ہی میں جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے ایک خاص اجلاس میں جو مہاراجہ بیکانیر کو عثمانیہ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لا کی ڈگری دینے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ وائس چانسلر کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام نے ہندو یونیورسٹی بنارس کے لئے ایک لاکھ کا عطیہ منظور فرمایا ہے۔ اور یہ پہلی ہی مثال نہیں۔ اس سے قبل بھی آپ بلا تمیز مذہب و ملت علمی درسگاہوں اور اداروں کی گرانقدر مالی امداد فرماتے رہے ہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کی کئی تعلیم گاہیں آپ ہی کے ابر کرم کے نتیجہ میں زندہ ہیں۔ حال ہی میں انجمن حمایت اسلام کے لئے آپ بیس ہزار روپے کے عطیہ کا اعلان فرما چکے ہیں۔ اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام والیان ریاست میں آپ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ تمام مذاہب کے علمی اداروں کو اس قدر نمایاں اور قابل ذکر امداد دیتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے بعض ہندوؤں کی طرف سے آپ کی ریاست میں فتنہ انگیزی کی کوشش شروع ہے۔ اور یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ وہاں ہندوؤں کے ساتھ ناانصافی روا رکھی جاتی ہے۔ لیکن ارباب دانش سمجھ سکتے ہیں کہ جو حکمران اپنے علاقہ سے باہر کے ہندوؤں کی سود و بہبود کا اس قدر خیال رکھتا اور ان کے تعلیمی اداروں کی امداد اس فراخ دلی سے کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہندو رعایا کی بہتری اور اس کی ترقی کے لئے ضروری اسباب مہیا کرنے میں کوشاں نہیں ہو سکتا۔

بعض ہندو اخبارات کی عجیب ذہنیت ہے۔ ایک طرف تو وہ آئے دن یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ حکومت نظام ہندوؤں کے اداروں کی کوئی امداد نہیں کرتی۔ حالانکہ نہ صرف اندرون مملکت آصفیہ کے بلکہ بیرون مملکت کے ہندو اداروں کو بھی بڑی بڑی رقوم دی جاتی ہیں لیکن اب جبکہ حضور نظام نے ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ تو وہی اخبارات یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ رقم بطور رشوت پیش کی گئی ہے۔ تاکہ آریوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے۔ وہ دب جائے۔ احسان ناشناسی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔

غیر مبائعین کے جلسہ پر سیاسی تقریر

اہل "پیغام" ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سیاسیات میں پڑ کر دینی مشاغل سے غافل ہو چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی یہ خصوصیت بھی بڑے فخر سے پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ ملکی معاملات اور سیاسی حالات سے آنکھیں بند کر کے اشاعت اسلام کے لئے اپنی سرگرمیاں کو وقف کر چکے ہیں۔ اور ان کا ذہن اس عظیم الشان فرق کو سمجھنے سے ہمیشہ قاصر رہتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام اور ان کے کام میں ہے۔

لیکن "پیغام صلح" کے ۹ جنوری ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں سلور جوبلی کی مختصر روئداد کے ضمن میں ہمیں یہ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ کہ ۲۵ دسمبر کے اجلاس میں اس گروہ کے ایک ممتاز رکن حافظ محمد حسن صاحب وکیل گجرات نے "احمدیہ جماعت اور سیاسیات" کے موضوع پر تقریر کی ہے۔ جس میں "جمہوریت اور ڈکٹیٹر شپ کے بنیادی اصولوں اور طریق کار کا موازنہ کیا"۔ اس تقریر کا جو خلاصہ دیا گیا ہے۔ وہ اس پر تنقید کے لئے کافی نہیں تاہم اہل پیغام سے یہ امر دریافت طلب ضرور ہے۔ کہ جو چیز جماعت احمدیہ میں آپ کو عیب نظر آتی ہے اسے اپنے لئے صواب تسلیم کرنے میں آپ لوگوں کو کیوں تامل نہیں ہوتا۔ اگر قادیان میں مسلم لیگ اور کانگرس کے موضوع پر علمی مناظرہ ہو۔ تو وہ تو آپ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ لیکن اپنے سالانہ جلسہ میں جماعت احمدیہ اور سیاسیات کے موضوع پر اظہار خیال بہت ضروری ہے۔

51

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب امیر مبائعین اپنے ساتھیوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔ تو وہ تو عین اسلامی خدمت ہے۔ لیکن اگر لیگ کونسل کے کسی اجلاس میں کوئی احمدی شامل ہو جائے۔ تو اس کے معنے آپ کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ مذہب کے میدان سے نکل کر سیاسیات میں داخل ہو چکی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو تا حال کھانسی اور نزلہ کی شکائت ہے۔ حرارت بھی تا حال ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی بخار اور سر درد کی شکائت رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے ؛

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گزشتہ اعلان کے بعد حسب ذیل تبرکات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اگر بعض اور احباب کے پاس بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی تبرک موجود ہو۔ تو براہ نوازش جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ (نظارت تالیف وتصنیف)

(۱) صوبیدار شیر محمد خان صاحب سیالکوٹ چھاؤنی۔ (۱) گرم کوٹ کا ایک ٹکڑا
(۲) سید حافظ عبدالرحمٰن صاحب احمدی بٹالوی۔ (۱) کوٹ کا کپڑا قریباً گرہ مربع (۲) واسکٹ کا کپڑا قریباً ۲×۸ مربع انچ
(۳) سید امیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ۔ (۱) کوٹ کا کپڑا ۲×۱ مربع انچ
(۴) ماسٹر مولا بخش صاحب ریٹائرڈ مدرسہ احمدیہ۔ (۱) ململ کا ایک رومال
(۵) سید عبدالحکیم صاحب گنگی (۱) کوٹ کے استر کا ایک کپڑا بالشت بھر
(۶) اہلیہ سید عبدالحکیم صاحب گنگی (۱) کوٹ یا جبہ کے آستین کا ایک ٹکڑا
(۷) سید مقبول احمد صاحب کراچی (۱) واسکٹ کے استر کا ایک ٹکڑا
(۸) مومنہ خاتون اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ایم اے (۱) روئی دار واسکٹ کا ایک چھوٹا ٹکڑا
(۹) سید عبدالرحمٰن صاحب (۱) گرم خاکی رنگ قمیص کے دو ٹکڑے
(۱۰) بھائی کرم دین صاحب نیروبی (۱) گرم کوٹ کا ٹکڑا ۴ انچ
(۱۱) چودہری محمد شریف صاحب نیروبی (۱) گرم کوٹ کا ٹکڑا ۲ انچ
(۱۲) میاں عبدالحی صاحب " (۱) گرم کوٹ کا ٹکڑا ۱ انچ
(۱۳) بھائی نذیر احمد صاحب " (۱) گرم کوٹ کا ٹکڑا ۱ انچ
(۱۴) سید محمد قاسم صاحب شاہجہانپور (۱) کرتہ کا ایک ٹکڑا (۲) تریاق الٰہی تھوڑا سا
(۱۵) مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری (۱) ایک کرتہ (۲) تھوڑی مقدار میں کونین
(۱۶) میاں غلام محمد صاحب ساکن سید والا ضلع شیخوپورہ (۱) ایک قمیص کا ٹکڑا (۲) ایک کوٹ کا ٹکڑا
(۱۷) میاں عبدالرحمٰن صاحب رینج آفیسر کشمیر۔ (۱) دستار مبارک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا (۲) ریش مبارک کے چند بال (۳) حضور کے دست مبارک کا لکھا ہوا ایک رقعہ
(۱۸) مرزا محمد شفیع صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ (۱) منی آرڈر کی ۱۱ عدد رسیدیں جن پر حضرت اقدس کے دستخط بمعہ تواریخ موجود ہیں۔
(۱۹) میاں عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی (۱) حضرت اقدس کا ایک دستی خط
(۲۰) میاں احمد اللہ خان صاحب (۱) کرتہ کا ایک ٹکڑا

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷ دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

976	Mrs Inez Cluff Chicago	986	Hajira D/o Adam Saltpond.
977	Horetta Sling "	987	Jeva S/o Cofi Bedu Saltpond
978	Mrs Hattie L "		
979	Dateepa Hafeez "	988	Ibrahim S/o
980	Khalid Lagoos		Mepekker Saltpond
981	Yusaf Madajum "	989	Hajira D/o Kojo Sam
982	Yusaf Oliyide "	990	Mohammad S/o
983	Abdul Aziz "		Kobina Otu "
984	Ibrahim Saltpond	990	Abdul Aziz S/o
985	Saeed S/o Adam		Raissaeed Saltpond

(باقی)

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح میری سالی بسم اللہ کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر عبدالرشید خان صاحب ولد محمد رشید خان صاحب قادیان کے ساتھ ۹ جنوری حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔

درخواست ہائے دعا (۱) میرا لڑکا لطیف احمد کئی ماہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ عبدالرحمٰن احمدی انگلش ٹیچر چک ۳۳۲ (۲) احقر کی دو بیٹیاں بیمار ہیں دوست ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار محمد مددعلی سب انسپکٹر آف ریلوے ورکس سکھیکی منڈی (۳) میرا بھتیجا اعجاز احمد چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار دوست خاں ایم۔ اے جہلم (۴) میری اہلیہ بیمار ہے احباب اسکی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالرحمٰن خاں محرر امور عامہ

تلاش گھڑی میری ایک جیبی گھڑی حسب ذیل جلسہ کے موقعہ پر گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی بھائی کو ملی ہو تو وہ مجھے بھیج دی جائے۔ گھڑی نکل کی ہے اور اس میں ایک نہائت پتلی سی لمبی زنجیری پڑی ہے۔ خود گھڑی بھی پتلی سی ہے لیکن بڑی ہے۔ خاکسار محمد عثمان احمدی رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خان لکھنؤ

دعائے مغفرت (۱) میرا ماموں زاد نوجوان بھائی اور محمد الدین صاحب عادل کا بھانجا مسمی غلام رسول بعمر ۲۲ سال بعارضہ نمونیہ وفات پا گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار مولا بخش از ادرحمہ ضلع سرگودہا (۲) دفتر فرینڈس لیڈر کمپنی کے منیجر سید ظل الرحمٰن فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ خاکسار سید بدرالدین احمد

مصطفٰے کمال اتاترک کی وفات کے بعد

"مہدی آخرالزمان" بنانے کی سعی

(۱)

اندھی عقیدت

ماموریت ایک انتہا بلند ترین منصب ہے۔ کہ دُنیا کی بڑی سے بڑی بادشاہت اور شہنشاہیت بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ مادی دُنیا کی تمام عزتیں یکجائی طور پر بھی اُس شرف اور عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں جو مامور من اللہ کو اللہ تعالٰے کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ یہ وُہ مقدس ردا ہے۔ جو محض اللہ تعالٰے کے ہاتھ سے اپنے کسی مقدس ترین انسان کو اوڑھائی جاتی ہے۔ اور کسی انسان کی یہ طاقت نہیں ہوتی۔ کہ وُہ خواہ ایک شخص کو کس قدر محبوب قرار دیتا ہو۔ اس سے کس قدر عقیدت اور محبت رکھتا ہو۔ اسے مامور اور خدا تعالٰے کا فرستادہ قرار دے دے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام کی جن مقدس اصطلاحات کی شدید ترین ہتک ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک نبوت و رسالت اور ماموریت بھی ہے۔ چنانچہ کہنے والوں نے گاندھی جی کے متعلق بھی کہہ دیا۔ کہ وُہ پیغمبر ہیں۔ اور یہ کہنے والے وہی لوگ تھے۔ جو ہمارے مقابلہ میں یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی کو نبی اور رسول قرار دینا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ خاتم النبیین کے خلاف ہے۔ انہوں نے نہ سوچا۔ کہ ان کو کسی نے یہ اختیار نہیں دیا۔ کہ وُہ جس کو جی چاہیں۔ نبی اور رسول بنا دیں اور پھر ایسے شخص کو جو اسلام کا منکر قرآن کا منکر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منکر ہو۔ اسلام کی یہ ایک انتہائی ہتک تھی۔ جو بعض مسلمانوں نے کی۔ اور محض اس لئے کی۔ کہ انہیں گاندھی جی سے عقیدت تھی۔ حالانکہ محض عقیدت کا ہونا یہ ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ وُہ شخص مامور بھی ہے۔ انسان کو محبت ایک ہندو سے بھی ہوسکتی ہے ایک عیسائی سے بھی ہوسکتی ہے۔ بلکہ ایک دہریہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ مگر کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وُہ اس محبت کے نشہ میں بے خود ہوکر اُسے وُہ درجہ دیدے۔ جس کا وُہ اہل نہیں۔

حال ہی میں اسی قسم کی اندھی عقیدت کے ہاتھوں مجبور ہوکر اخبار "زمیندار" میں "احسان" کے سابق ایڈیٹر مرتضٰی احمد صاحب نے کمال اتاترک کو "مہدی آخرالزمان" قرار دے دیا ہے۔ اور اتنی موٹی بات کو بھی وُہ نہیں سمجھ سکا کہ زمیندار کا ایڈیٹر تو کیا اگر دُنیا بھر کے بادشاہ مل کر بھی کسی کو "مہدی آخرالزمان" قرار دیں۔ تو وُہ "مہدی آخرالزمان" نہیں بن سکتا۔ معلوم ہوتا ہے یہ لکھنے والے نے مہدویت کو بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے۔ اور اس کا خیال ہے کہ خدا تعالٰے تو اب تک ان میں سے کسی کو "مہدی آخرالزمان" نہیں بنا سکا آؤ۔ ہم ہی کسی کو "مہدی آخرالزمان" کہنا شروع کردیں۔

"مہدی آخرالزمان" کے لئے بے تابی

غازی مصطفٰے کمال کو "مہدی آخرالزمان" قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسلمان اب تک للچائی ہوئی نظروں سے "مہدی آخرالزمان" کے نزول کے لئے بے تاب ہیں۔ مگر یہ بے تابی اس طرح دُور نہیں ہوسکتی۔ کہ جس کو کسی کا جی چاہے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے مہدی قرار دے دے۔

"زمیندار" لکھتا ہے:۔

"اگر ان پیشگوئیوں کو جو احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آثارِ قربِ قیامت کے متعلق آئی ہیں۔ دَورِ حاضر کے واقعات پر منطبق کرکے یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ وُہ وقت آچکا ہے۔ جس کی خبر حضور سرورِ کائنات نے ارشاد فرمائی تھی۔ تو مجھے یہ کہنے میں ذرّہ بھر تامل نہیں ہوسکتا۔ کہ غازی مصطفٰے کمال کو مہدی آخرالزمان سمجھنا چاہیئے۔ دُنیائے اسلام کی بے بسی اور کمزوری۔ نصارٰی اور کفار کا غلبہ اور ہجوم۔ انتہائی یاس کی حالت اور اس حالت میں ایک مردِ مجاہد کا اُٹھ کر یورپ کی تمام دجالی طاقتوں کے مقابلہ میں معروفِ جہاد و وقفِ غزا ہونا۔ اور فتحیاب و کامران ہوکر ازسرِنو اسلام کا بول بالا کرنا یہی وُہ کیفیتیں ہیں۔ جن کی خبر احادیث میں مہدی آخرالزمان کے متعلق دی گئی ہے۔ لہٰذا اگر عصرِ حاضر وُہی آخر زمانہ ہے اور یہ واقعات جو اب پیش آئے۔ وہی ہیں۔ جن کی خبر دی گئی تھی۔ تو مصطفٰے کمال ہی مہدی آخرالزمان تھے"۔

مدعی سُست گواہ چُست

یہ طرزِ استدلال کس قدر بودہ ہے کہ "اگر" عصرِ حاضر وُہی ہے۔ جس کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ "تو" غازی مصطفٰے کمال کو مہدی آخرالزمان سمجھنا چاہیئے"۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ انہیں کیوں مہدی آخرالزمان سمجھنا چاہیئے۔ کیا انہوں نے خود یہ دعوےٰ کیا۔ یا کیا ترکوں نے انہیں کبھی مہدی آخرالزمان قرار دیا۔ یا کیا غازی عصمت پاشا اونو جو غازی مصطفٰے کمال کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ وُہ "مہدی آخرالزمان" کے جانشین اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مقرر ہوئے ہیں یا جمہوریہ ترکیہ کے صدر کی حیثیت سے۔ اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ تو "مدعی سُست اور گواہ چست" بن کر کسی کا کیا حق ہے۔ کہ وُہ یہ کہنا شروع کردے۔ کہ "میرے نزدیک" غازی مصطفٰے کمال کو مہدی آخرالزمان سمجھنا چاہیئے"۔ یہاں "میرے نزدیک" اور "ان کے نزدیک" کا سوال ہی کیا ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ "خدا کے نزدیک" کیا بات ہے۔ اگر خدا کے نزدیک مصطفٰے کمال مہدی تھے۔ تو بتایا جائے۔ کہ انہوں نے کب مہدویت کا دعوےٰ کیا۔ اور کب انہوں نے مہدویت کے فرائض سرانجام دیئے۔

ہٹلر اور مسولینی

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ غازی مصطفٰے کمال نے مُردہ ترکی کو ایک طاقتور ترکی بنا دیا۔ مگر یہی کام ہٹلر نے جرمنی میں کیا۔ یہی کام مسولینی نے اٹلی میں کیا۔ جرمنی گر چکا تھا۔ اور اٹلی مردہ ہوچکا تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ہٹلر اور مسولینی نے ایسی تبدیلی پیدا کی۔ کہ آج ان کے نام سے دُنیا کانپ رہی ہے۔ پھر کیا کسی کو حق ہے کہ وُہ ہٹلر اور مسولینی کو بھی مہدی قرار دیدے۔

یہ کامیاب ڈکٹیٹر کہلا سکتے ہیں۔ فاتح جرنیل کہلا سکتے ہیں اولوالعزم انسان کہلا سکتے ہیں۔ مگر انہیں دُنیا کے لئے مہدی سمجھنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

بزرگانِ اسلام کی تحقیر

پھر "زمیندار" میں تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے۔ کہ:۔

"امر واقعہ یہ ہے۔ کہ انبیاء کرام اور بالخصوص نبینا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی شخصیت کو دُنیا کی کثیر التعداد آبادی نے اپنی محبت کا مرکز بنایا۔ تو وہ غازی مصطفٰے کمال اتاترک کی ذاتِ گرامی تھی"۔

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ۔ حضرت علی۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی۔ حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی۔ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت اسمٰعیل صاحب شہید اور اسی طرح کے اور ہزارہا اولیاء اور اقطاب جو نہ صرف اولیاء و اقطاب اور عارف باللہ تھے۔ بلکہ قطب الاقطاب اور تاج العارفین تھے۔ ان کی مسلمانوں کے دلوں میں جو عزت ہے۔ وہ اس عزت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو غازی مصطفےٰ کمال کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے۔ مگر یہ مسلمانوں کی اس عقیدت پر بدترین حملہ ہے۔ جو انہیں بزرگانِ دین سے ہے۔ اور یہ وہ انتہائی ظلم ہے۔ جو بے جا محبت کے نشہ میں سرشار ہو کر مسلمانوں پر کیا گیا۔ اور نہائت ہی اولوالعزم روحانی بزرگوں کی تحقیر کی گئی بے شک غازی مصطفےٰ کمال ٹرکی کے حکمران تھے۔ لیکن یہ اسلام کے فرزند اقلیم روحانیت کے بادشاہ تھے۔ پس ان کی آپس میں نسبت ہی کیا ہے؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث میں فرمایا ہے حبك الشيء يعمي ويصم یعنی بعض دفعہ محبت انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ یہی حال "زمیندار" کے مضمون نگار صاحب کا ہے وہ بھی نشۂ محبت میں غازی مصطفےٰ کمال کو مہدیٔ آخر الزمان قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ روحانی درجات صرف اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں "زمیندار" کو یہ حق نہیں کہ وہ جس کو چاہے مہدی قرار دے۔ اور پھر ایسے شخص کو جس کی مہدویت کی تردید خود "زمیندار" کے "کمال نمبر" سے ہی ہو رہی ہے۔ مگر چونکہ یہ تفصیل طلب بات ہے۔ اس لئے اس کا ذکر انشاءاللہ اگلی اشاعت میں کیا جائیگا۔

تعلیم و تربیت

کسی کی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے

شریعت اسلامیہ میں جہاں اسلامی تمدن اور اسلامی معاشرت کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔ وہاں ان نقائص سے مجتنب رہنے کی بھی ہدائت فرمائی گئی ہے۔ جن کے ارتکاب سے کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ منجملہ ان نقائص کے ایک غیبت بھی ہے بعض لوگوں کی عادت میں یہ امر داخل ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کی برائیاں اور عیب بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک اگر کسی شخص میں کوئی عیب یا نقص پایا جائے۔ تو اس کی عدم موجودگی میں اس نقص یا عیب کا بیان کرنا کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ حالانکہ شریعت اسلامیہ نے اسی بات کا نام غیبت رکھا ہے۔ اور اس سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ (لا يغتب بعضكم بعضا (حجرات پ۲۶) یعنی اے مسلمانو تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ اور فرمایا کہ جس طرح تم اس بات کو ناپسند کرتے ہو۔ کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کاٹ کر کھاؤ۔ اسی طرح تمہیں غیبت سے نفرت کرنی چاہیئے۔ گویا غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کاٹ کر کھانے کے مترادف ہے۔

باوجودیکہ یہ مسئلہ مشہور ہے۔ پھر بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ اگر کسی شخص میں فی الواقعہ کوئی عیب یا نقص پایا جاتا ہو۔ تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے بیان کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ سے سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ ورسوله اعلم فرمایا ذكرك اخاك بما يكره کہ اپنے بھائی کی ایسی بات کرنا جو اسے بُری لگے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بُری بات فی الواقعہ بھائی میں ہو۔ تو پھر فرمایا۔ اگر وہ بات فی الواقعہ ہو اور بیان کرے۔ تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہ ہو۔ تو اس کا ذکر بہتان کہلاتا ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۴)

بعض لوگ غیبت کر لینا معمولی بات خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ نتیجہ کے لحاظ سے یہ گناہ بہت خطرناک ہے ایک روائت ہے صاحب الزنا يتوب وصاحب الغيبة ليس له توبة (صفحہ ۴۰۷)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زانی کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لیکن غیبت والے کے لئے توبہ نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ غیبت کا گناہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ اب جب تک وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ غیبت کرنے والے کو نہیں بخشیگا۔ چنانچہ اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں۔ وان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفرها له صاحبه (صفحہ ۴۰۷)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں دو شخصوں نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔ اور وہ روزہ دار بھی تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ان دونوں سے فرمایا۔ تم وضو کرو اور دوبارہ نماز پڑھو اور دوسرے روز دوبارہ روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا حضور کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی)

ایک روائت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے دریافت کیا۔ کہ تم مفلس کسے کہتے ہو عرض کیا گیا کہ جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو اور سامان نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب سنکر فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن حاضر ہوگا نمازی بھی ہوگا روزہ دار بھی ہوگا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے والا بھی ہوگا۔ لیکن ان نیک کاموں کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی۔ کسی پر تہمت باندھی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا خون کیا ہوگا۔ اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس اس دن فیصلہ یوں ہوگا کہ اس شخص کی نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اگر نیکیاں تقسیم کرنے سے اس کا حساب بے باق نہ ہوگا۔ تو ان لوگوں کی بدیاں اس شخص پر لاد دی جائیں گی اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(صفحہ ۴۲۷)

ظہیر الاصفیاء جو تذکرۃ الاولیاء کا ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں درج ہے کہ آپ کو خبر پہونچائی گئی۔ کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔ آپ نے ایک طباق تر چھوارے۔ اس کے پاس بطور عذر کے تحفہ بھیجے۔ اور کہلا بھیجا کہ مجھے خبر پہونچی ہے۔ کہ تو نے اپنی نیکیاں مجھے دے ڈالی ہیں۔ اس پر میں نے چاہا کہ تجھے اس کا عوض دوں۔ معاف کرنا کہ میں پورا عوض نہیں دے سکتا۔

(صفحہ ۳۷)

غرضیکہ غیبت کوئی معمولی گناہ نہیں کہ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے بازپرس نہ ہوگی جیسا کہ عوام اپنے عمل سے ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے۔ اس گناہ کا مرتکب نار جہنم میں ڈالا جائیگا۔ جس کا نام قرآن کریم کی آئت كلا لينبذن في الحطمة میں حطمہ رکھا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق نار جہنم کے اس طبقہ میں ہمزین و لامزین کو رکھا جائیگا۔

اور نمام اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو لوگوں کی برائیاں پس پشت بیان کرے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ غیبت کے گناہ کو کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے۔ اور خواہ مخواہ اس جرم کا ارتکاب کر کے مفت میں اپنے آپ کو گنہگار کرتے رہتے ہیں۔ حقہ کی مجالس میں یہ گناہ عام ہوتا ہے۔ عورتوں میں بھی یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور بعض ناواقف تو مسجد میں بھی اس قسم کی گفتگو سے نہیں رکتے اور بعض نماز سے فارغ ہو کر ان باتوں میں اس طرح حصہ لیتے ہیں۔ گویا ثواب کا کام ہے۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ بعض لوگوں کو تو کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک ایک دو بھائیوں کی روزانہ غیبت نہ کر لیں۔

اس جگہ اس سوال کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جب شریعت لوگوں کے عیوب و نقائص کو ظاہر کرنے سے روکتی ہے۔ تو پھر ان کی اصلاح کیونکر ہو۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اصلاح کی غرض سے اپنے بھائی کا نقص ایسے شخص کے پاس بیان کرتا ہے۔ جو اس کے دور کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ یا قاضی اور مجسٹریٹ کے سامنے ظالم کا حال بیان کرتا ہے۔ یا خلیفہ وقت کی خدمت میں رپورٹ دیتا ہے۔ تو یہ امر گناہ میں داخل نہیں۔ کیونکہ اس میں اصلاح مدنظر ہے۔ بلکہ ان ہستیوں کو عیوب و نقائص سے ناواقف رکھنا اور اطلاع نہ کرنا گناہ میں داخل ہے۔ کیونکہ جب تک ان کو اطلاع نہ ہو گی۔ اصلاح کا کوئی انتظام نہ ہو گا

بالآخر میں احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں یہ بتائی گئی ہے کہ "یحی الدین و یقیم الشریعۃ" کہ مسیح موعود ع کے ذریعہ دین اسلام کو زندہ کیا جائے گا۔ اور شریعت محمدیہ کو قائم کیا جائے گا۔ حضور علیہ السلام اپنا فرض ادا کر چکے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ مذکورہ غرض کو پورا کریں۔ یعنی ہم دین اسلام کے اوامر و نواہی کے مطابق خود اپنی زندگیوں کو بنا دیں۔ اور دوسروں کو تلقین کریں۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان۔

صحابہ کرام کے فوٹو مطلوب ہیں

احمدیہ البم کی تیاری کے لئے ایک گزشتہ پرچہ میں مفصل اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام کے فوٹو مطلوب ہیں جن دوستوں کے پاس ان اصحاب میں سے کسی کا فوٹو ہو۔ تو براہ نوازش جلد از جلد دفتر تالیف و تصنیف میں ارسال فرمائیں اگر کسی دوست کے پاس ایک ہی کاپی ہو۔ تو تحریر فرمائیں۔ دفتر انہیں ایک رسید بھیجدیگا۔ اور بعد نقل اصل فوٹو بحفاظت واپس کر دے گا۔

(۱) حضرت منشی جلال الدین صاحب مرحوم بلانی
(۲) حضرت محمد خان صاحب کپورتھلہ
(۳) حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ
(۴) حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی
(۵) میاں نبی بخش صاحب مرحوم امرتسری
(۶) حضرت سیٹھ عبد الرحمان صاحب مدراس
(۷) میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی
(۸) قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم
(۹) حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب
(۱۰) حضرت شاہزادہ حاجی عبد المجید خانصاحب
(۱۱) محمد انوار حسین خانصاحب شاہ آباد
(۱۲) مولوی جمال الدین صاحب سید والہ
(۱۳) منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر البدر
(۱۴) محمد اکبر صاحب مرحوم بٹالوی
(۱۵) میاں شادی خان صاحب مرحوم
(۱۶) حضرت میاں برہان الدین صاحب جہلمی
(۱۷) حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب
(۱۸) حضرت قاضی امیر حسین صاحب
(۱۹) مولوی حسن علی صاحب مرحوم
(۲۰) مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین
(۲۱) حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ
(۲۲) مولوی غلام حسین صاحب لاہور
(۲۳) شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالہ
(۲۴) ڈاکٹر بوڑھے خان صاحب
(۲۵) خلیفہ نور الدین صاحب جموں
(۲۶) سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
(۲۷) مولوی خان ملک صاحب کھیوال
(۲۸) حکیم فضل الٰہی صاحب لاہور
(۲۹) منشی مولا بخش صاحب کلرک لاہور
(۳۰) مولوی شیر محمد صاحب ہوجوہ ضلع شاہ پور
(۳۱) مولوی محمد یوسف صاحب سنور
(۳۲) حضرت چوہدری رستم علی صاحب
(۳۳) حکیم محمد دین صاحب سیالکوٹ
(۳۴) منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی
(۳۵) سید فضل شاہ صاحب لاہور
(۳۶) منشی خادم حسین صاحب
(۳۷) میاں کریم بخش صاحب جمال پور

(نظارت تالیف و تصنیف)

مالی قربانی کی چند قابل تعریف و قابل تقلید مثالیں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں ہندوستان کی جماعتیں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ اور بعض احباب نے تو سال چہارم پر اتنا اضافہ کیا ہے۔ کہ سال سوم سے بھی اس کو بڑھا دیا ہے۔ تا ان کا نام اس گروہ میں آ جائے جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا ہے۔ اگرچہ ابھی تک بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں سے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ مگر مکرم ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب و ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مگاڈی کے وعدے دس اور پچیس فیصدی اضافہ کے ساتھ حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مگاڈی سے اپنا وعدہ حضور کے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ محبت اور اخلاص سے لبریز کہتا ہوا حاضر ہوں۔ گو بعض دوستوں کی طرف سے مجھے کہا گیا ہے کہ مالی استطاعت سے بڑھ کر قدم رکھنا نیکی نہیں۔ میں ان کا ممنون ہوں۔ ان کی بات پر غور کرتا ہوں۔ مگر میرا دل بار بار غور کرنے کے باوجود ابھی ان کی بات ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اور گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس سے بچائے۔ کہ میرا قدم پیچھے کی طرف ہٹے۔ حضور کی تحریک کے اعلان سے قبل بحالت تنگدستی سوچا کرتا تھا۔ کہ اب کے اعلان پر میں کیا لکھاؤں گا۔ اور کہاں سے ادا کروں گا۔ مگر ہر دفعہ میرے مولا کریم نے احسان فرمایا۔ ہمیشہ پہلے سے زیادہ کمانے اور میعاد کے اندر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے دل سجدہ میں گر جاتا ہے پس میں مجبور ہوں۔ کہ چندہ پہلے کی نسبت زیادہ لکھا دوں۔ اور مجھے میرا ایمان کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود اسے ادا کر دے گا۔ پس میں سابق بالخیرات ہونے کے شوق میں سال پنجم میں ۳۴۶ روپیہ کا وعدہ اضافہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کو خصوصاً اور ہندوستان کی جماعتوں کو عموماً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے سال سوم کے چندے پر جو جماعت احمدیہ کے لئے بے مثال ہے۔ سال پنجم میں دو دس فیصدی اضافہ فرمایا ہے پس ان مثالوں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسوہ کے ماتحت حق احباب کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ انہیں سال پنجم کے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ جو احباب دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیتے جائیں گے۔ ان کا نام اس گروہ میں آ جائیگا پس اس خواہش کے رکھنے والوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن احباب نے سال چہارم میں سال اول کے برابر دیا ہے۔ ان کو اب سال چہارم پر اتنا اضافہ کرنا چاہیئے۔ جو سال سوم سے بڑھ جائے۔ کیونکہ اضافہ کرنے کی اجازت ہے۔ پس خصوصاً بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

عیدگاہ کے متعلق مقدمہ کی سماعت

بٹالہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں عیدگاہ کا مقدمہ پیش ہوا۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر نے پیروی کی۔ اور حسب ذیل گواہان کی شہادت قلم بند کی گئی۔ آئندہ پیشی ۲۳ جنوری مقرر ہوئی۔ (رپورٹر)

بیان لالہ گوپال داس صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سی۔ آئی۔ ڈی دہلی

میں اگست ۱۹۳۰ء سے فروری ۱۹۳۳ء تک ڈی۔ ایس۔ پی گورداسپور رہا ہوں اس عرصہ کے دوران میں دو مرتبہ عید کے موقعہ پر مجھے قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ ان دونوں مواقع پر احمدیوں نے پختہ عیدگاہ متصل چھپڑ میں نماز ادا کی۔ اور غیر احمدیوں نے بوہڑ کے درخت کے نیچے جو چھپڑ سے مشرقی جانب ہے۔ احمدیوں نے چھپڑ کے مغربی جانب نماز پڑھی۔ بوہڑ کے درخت کے نیچے ایک پلیٹ فارم بنا ہوا ہے غیر احمدی اس پر عید پڑھتے تھے۔ نیز جانب شمال اس سے ملحقہ زمین پر۔

بجواب جرح:- میں عیدگاہ کا رقبہ بیان نہیں کر سکتا۔ میں یہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔ کہ عیدگاہ اور اس سے ملحق اراضی کے مابین کوئی حد فاصل ہے یا نہیں۔ احمدی محراب سے چھپڑ تک پھیلے ہوئے ہوتے تھے۔ اور محراب سے جانب جنوب ساٹھ ستر فٹ تک اس طرف ان کی مستورات نماز پڑھتی تھیں۔ میں نے خلیفہ صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ) کا باغ نہیں دیکھا۔ غیر احمدی پلیٹ فارم کے مغربی کونہ سے پچاس ساٹھ فٹ تک مشرقی جانب تک پھیلے ہوتے ہوتے تھے۔ وہ مغربی کونہ سے آگے کبھی نہیں بڑھے تھے۔ اسی طرح کبھی شمال و جنوب کی جانب بھی نہیں پھیلتے تھے۔ مجھے یہ علم نہیں۔ کہ چھپڑ کا کوئی حصہ عیدگاہ میں شامل ہے یا نہیں۔ غیر احمدی ہمیشہ اس پلیٹ فارم تک ہی محدود رہتے تھے۔

بیان چودھری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر لاہور

میں فروری ۱۹۳۱ء میں انگلینڈ سے واپس آیا تھا۔ اور ۱۹۳۲ء میں عید الفطر کی نماز قادیان میں پڑھی تھی۔ اور پھر ۱۹۳۵ء میں بھی۔ ۱۹۳۲ء میں احمدیوں نے نماز عید عیدگاہ میں محراب سے چھپڑ تک کی جگہ میں پڑھی تھی۔ یہ میں نے نہیں دیکھا۔ کہ اس وقت غیر احمدیوں نے عید کہاں پڑھی۔ ۱۹۳۵ء میں بھی احمدیوں نے اسی جگہ عید پڑھی اور غیر احمدیوں نے ایک پلیٹ فارم پر جو چھپڑ کے دوسری طرف جنوب مشرقی کونہ میں ہے۔ ایک بوہڑ کے درخت کے نیچے پڑھی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں احمدیوں کی تعداد قریباً بیس ہزار تھی۔ فوٹو گراف ایگزیبٹ P.8 میں نشان × میری تصویر پر ہے اور نشان × میرے ماموں کی تصویر پر۔ میرے بھائی سر ظفر اللہ خان صاحب نے بھی اسی سال وہیں نماز عید ادا کی تھی۔ فوٹو ایگزیبٹ P.8 ۱۹۳۵ء کی عید کے اجتماع کا ہے۔

بجواب جرح:- میں نے جب سے ہوش سنبھالا۔ احمدی ہوں۔ جب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا۔ تو اس وقت بھی عیدیں وہاں پڑھتا تھا۔ مگر اب یاد نہیں۔ کہ کتنی عیدیں اس وقت وہاں پڑھی تھیں۔ اور کہاں پڑھی تھیں۔ قریباً بیس سال کا عرصہ ہوا جب میں قادیان میں تعلیم پاتا تھا۔ مسجد اقصیٰ میں میں نے جمعہ کی کئی نمازیں پڑھی ہیں۔ عیدگاہ کا رقبہ میں نہیں بتا سکتا۔ ۱۹۳۲ء میں احمدی محراب کے شمالی جانب قریباً پندرہ کرم تک پھیلے ہوتے تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جنوب کی جانب کہاں تک پھیلے ہوتے تھے۔ کیونکہ سات آٹھ کرم کے فاصلہ پر پردہ کے پیچھے مستورات تھیں۔ مشرق جانب چھپڑ تک پھیلے ہوئے تھے۔ محراب کی جانب ایک حد فاصل ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ کسی اور طرف بھی ہے یا نہیں۔ مجھے قادیان میں احمدیوں کے صرف دو قبرستانوں کا علم ہے۔ اور یہ دونوں عیدگاہ سے کافی فاصلہ پر ہیں۔

بیان ایڈیٹر الفضل

میں ۱۹۱۶ء سے ایڈیٹر الفضل ہوں۔ اور الفضل میں عیدین کی خبریں شائع کرتا رہا ہوں ایگزیبٹ P.W.12/1 سے لے کر P.W.12/21 تک میری رپورٹیں ہیں۔ ان میں پرانی قدیمی اور عیدگاہ کے الفاظ سے مراد یہی عیدگاہ ہے۔ ان میں لفظ باغ سے مراد خلیفہ صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) کا باغ ہے یہ رپورٹیں ان عیدوں کی کارروائی کا صحیح صحیح بیان ہیں۔ ایگزیبٹ P.W.12/22 میں شائع کردہ آرٹیکل بھی میرا ہے۔ اور حقائق کی بناء پر لکھا ہوا ہے میں ہمیشہ غیر احمدیوں کو چھپڑ کے مشرق کی طرف ایک پلیٹ فارم پر بوہڑ کے نیچے عید پڑھتے دیکھتا رہا ہوں۔ احمدی چھپڑ سے مغرب کی جانب عید پڑھتے رہے ہیں۔ اور محراب سے چھپڑ تک پھیلے ہوتے ہیں۔

بجواب جرح:- جو عیدیں موسم گرما میں آتی تھیں۔ ان میں سے بعض اسی عیدگاہ میں اور بعض باغ میں ادا کی جاتی تھیں۔ جیسا کہ ان رپورٹوں سے واضح ہے۔ میں یہ رپورٹیں الفضل میں ذاتی علم کی بناء پر دیتا رہا ہوں۔ نیز ایگزیبٹ P.W.12/1 میں آرٹیکل زیر نشان A بھی۔ ایگزیبٹ P.W.12/1 سے P.W.12/22 تک بھی نشان والی رپورٹیں میری ہیں۔ یہ سب رپورٹیں صحیح ہیں۔ سوائے ایگزیبٹ P.W.12/29 میں زیر نشان A کے۔ قادیان میں صرف ایک ہی عیدگاہ ہے۔ جس کے مشرقی جانب قبرستان ہے۔ مگر یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ عیدگاہ میں شامل ہے یا نہیں مجھے معلوم نہیں کہ احمدیوں نے اس قبرستان میں کسی غیر احمدی کی تدفین پر کبھی اعتراض کیا ہو مجھے عیدگاہ کا رقبہ معلوم نہیں۔ اس کے شمالی جانب ایک رستہ ہے۔ جنوبی جانب کھیت اور مشرقی جانب قبرستان ہے۔ عیدگاہ کے قریب ایک دو فٹ (چھوٹی دیوار) ہے۔ جو اسے نواحی کھیتوں سے جدا کرتی ہے۔

(باقی)

قادیان میں باموقعہ سکنی قطعات

اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں باموقعہ سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ پس جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس خواہش کو اپنے دلوں میں پیدا کر کے واپس گئے ہوں۔ کہ انہیں مرکز سلسلہ کے ساتھ ہر رنگ میں تعلق بڑھانا چاہیئے۔ (مگر ابھی تک وہ کسی وجہ سے قادیان میں سکنی زمین نہ خرید سکے ہوں) ان کے لئے مناسب ہے کہ مکان بنانے کے لئے ابھی سے حسب پسند زمین خرید لیں۔ ورنہ بعد میں آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس قدر قریب زمین عمدہ موقعہ کی نہیں مل سکے گی۔ قیمت ہر موقعہ کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

سکنی قطعات کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے قریب پچاس فٹ کی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات موجود ہیں۔ جو کسی وقت بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہے گا۔

مرزا بشیر احمد قادیان

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ سنگھ سوہنا ولد الہ دین ذات جٹ سکنہ کوٹلی کوپہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی کیسر سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۹/۳ ۳۲ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۹/۳ ۳۲ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲ نیز تم جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے اندراجات کے جن پر تم اپنے دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۹/۵ ۳۰ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۹ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سنت دیو سنگھ صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بورڈ کی مہر

۵۴

پریم

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تیری جس جا پہ تیرا ذکر ہو ذکر خیر ہی

وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں۔ نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

ناظرین! ہمارے خاندان کے صدری نسخہ جات سے مخلوق خدا کا بہت بھلا ہوا ہے۔ اس لئے میں مخلوق خدا کی بہتری اور بہبودی کے لئے پریم نامی طاقت کی گولیوں کا اشتہار دیتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بوڑھے جوان، کمزور طاقتور اور نوجوان شاہ زور بن گئے۔ جوانی کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہیں۔ ان کے استعمال سے دل دماغ۔ اعصاب اور معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ طاقت کو بڑھانے کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔ ان گولیوں سے دل کی دھڑکن۔ سر کے چکر۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا۔ اور سستی وغیرہ دور ہو کر فرحت اور زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اسکا اثر دیرپا اور مستقل ہے۔ پوری خوراک کی قیمت ۷ (سات روپے) علاوہ محصولڈاک۔ قیمت نمونہ دو روپیہ۔

نوٹ۔ اگر فائدہ حاصل نہ ہو تو قیمت واپس دی جائے گی۔

چند تازہ سرٹیفکیٹ:۔ جناب علی بہادر صاحب وارنشپ کلاتو تحریر فرماتے ہیں کہ میں عرصہ ۵ سال سے بیماری میں مبتلا تھا۔ کافی سے زیادہ حکیموں اور ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام شکایات دور ہو گئیں۔ خدا تعالے انہیں جزائے خیر دے (۲) بدھا سنگھ ولد جواہر سنگھ موضع بھیلو وال ضلع امرتسر (۳) مولوی محمد صالح صاحب مولوی فاضل امام مسجد حاجی کیمپ کراچی (۴) داؤد خاں ملازم انڈین نیوی جہاز کلاتو (۵) محمد خاں ولد نبی بخش جمعدار پولیس منگھاپیر۔ (۶) مولوی فاضل عبدالقادر ریاست لس بیلہ (۷) غلام حسین ملازم جناب سید محبوب شاہ غازی کو قسلر" حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ "قابل تعریف ہیں ہم بزرگ اور عزیز بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی ان پریم نامی گولیوں سے فائدہ اٹھائیں"۔

نوٹ۔ اس کے علاوہ ناسور۔ داد۔ آتشک۔ سوزاک۔ منلی پھوڑا۔ ختنہ کی مرہم اور چنبل وغیرہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر حکیم نور محمد ولد مولوی کرم الٰہی احمدیہ شفاخانہ گھڑی مارکیٹ اڈانگا بیر کراچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیروت ۱۰ جنوری۔ حکومت فرانس نے فلسطین کے ان پانچ عرب لیڈروں کو لبنان جا کر مفتی اعظم فلسطین سے ملاقات کرنے کی اجازت دے دی ہے جو حال ہی میں رہا کئے گئے تھے۔ لیکن ان لیڈروں کو پانچ دن سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں ہوگی یہ مفتی اعظم کے علاوہ اور کسی عرب لیڈر سے ملاقات نہیں کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں کسی قسم کی پبلک تقریریں بھی نہیں کر سکینگے۔

کراچی ۱۰ جنوری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کے مستعفی ہو جانے پر میر بندہ علی تالپور مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ سر غلام حسین نیشنلسٹ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں جو اسمبلی کے ہندو اور مسلم ممبروں پر مشتمل ہوگی۔

لاہور ۱۰ جنوری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے ۱۵ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ ریاست حیدر آباد میں سول نافرمانی کی تحریک چلانے کی تدابیر پر غور و فکر کرے۔ اس کمیٹی میں ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ۔ ڈاکٹر مونجے اور بھائی پرمانند بھی شامل ہیں۔

پشاور ۱۰ جنوری۔ پانچ مزید وزیریوں کو امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بنوں میں داخل ہوتے وقت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۹ جنوری۔ برطانیہ فرانس اور جرمنی کے تمام سفیر صدر امریکہ مسٹر روزولٹ سے تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

ہانگ کانگ ۱۰ جنوری۔ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ایک برطانوی جہاز پر جنوبی چینی میں حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایک اور برطانوی جہاز کی آمد پر یہ ڈاکو بھاگ گئے۔

کراچی ۱۰ جنوری۔ آج سندھ میں اللہ بخش وزارت کے خلاف مسٹر جی ایم سید نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کی اور وزارت کے خلاف فلسکیپ سائز کے ۵۰ صفحات پر مشتمل فرد الزامات پڑھ کر سنائی۔ اس تحریک پر تین دن متواتر بحث ہوتی رہے گی۔ اور اس کے بعد اس پر ووٹ لئے جائیں گے۔

لاہور ۱۰ جنوری۔ آنریبل سر سکندر حیات خان نے آج اسمبلی میں حزب مخالف کے ایک رکن کو جس نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یونینسٹ گورنمنٹ متزلزل ہے اور اس کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں کہا حزب مخالف کے دل میں یہ خواہش ہے اور اس خواہش کو وہ گزشتہ ۲۲ ماہ سے اپنے سینہ سے لگائے بیٹھے ہیں کہ زمیندارہ گورنمنٹ ختم ہو جائے اور اس کی جگہ وہ برسر اقتدار آ جائیں۔ مگر انہیں یاد رہے کہ جب تک اس پارٹی میں مستحکم اتحاد ہے جو ہمیشہ رہے گا۔ بنی اسرائیل قوم کی طرح جو گذشتہ ۵ ہزار برس سے آوارہ اور سرگرداں پھر رہی ہے اور اسے کوئی ملک رہنے کے لئے نہیں ملتا نہ کہیں ان کی حکومت ہے یہ لوگ بھی آوارہ اور سرگرداں پھرتے رہیں گے۔ اور ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہوگی۔

بمبئی ۱۰ جنوری۔ باردولی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے پیش نظر کانگرس کی آئندہ صدارت کے لئے یقینی امیدوار کے متعلق عام قیاس آرائی کی جاتی ہے فری پریس جرنل کے بیان کے مطابق گو ورکنگ کمیٹی کے ممبر مولانا ابوالکلام آزاد کے حق میں ہیں تاہم کہا جاتا ہے کہ انتہا پسند ممبر صدر کے انتخاب کے لئے کھلے مقابلہ پر زور دیں گے۔ مخالف ممبروں کا یہ سخت رویہ کانگرس کے خیال میں اس لئے ہے کہ انہیں مولانا آزاد کی صدارت میں فیڈریشن کے متعلق تصفیہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بالکل بے بنیاد افواہ ہے کہ حکومت ہند تنخواہوں میں تخفیف کا ارادہ رکھتی ہے۔

بیت المقدس ۹ جنوری فلسطین کی سرحدوں پر سخت نگرانی کی جا رہی ہے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شام اور لبنان کی سرحدیں بالکل بند کر دی گئی ہیں۔ اور مزید اعلان تک ٹریفک پاس نہیں دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ افغانستان کے تجارتی وفد نے دہلی میں اپنا کام ختم کر لیا ہے اور عنقریب کابل روانہ ہو جائیگا ہر دو ممالک کے حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ موجودہ گفت و شنید صرف تحقیقاتی نوعیت رکھتی ہے اور یہ کہ موجودہ گفت و شنید کے نتیجہ میں کوئی خاص تجارتی معاہدہ عمل میں نہیں آ سکتا۔

حیدر آباد ۱۰ جنوری۔ حکومت نظام نے ان تمام قیدیوں اور زیر سماعت ستیہ آگرہیوں کو جن کا تعلق موجودہ تحریک سے تھا رہا کر دیا ہے۔

حیدر آباد ۹ جنوری۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے بنارس یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے

کٹک ۱۰ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ نے ریاست رنپور کا دورہ کیا اس کے بیان کے مطابق ریاست کے لوگ خوفزدہ ہیں اور دیہاتی بھاگ کر برطانی علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ دیہات میں چند مویشی اور کچھ لوگ رہ گئے ہیں۔ دربار کی طرف سے ڈھنڈورہ پیٹ کر لوگوں کو اپنے اپنے گھروں میں واپس آنے کی تاکید کی گئی ہے اور انہیں اس امر کا یقین دلایا گیا ہے کہ بے گناہ اشخاص نہ تو مجرم گردانے جائیں گے ورنہ انہیں دق کیا جائیگا۔

سلہٹ ۱۰ جنوری حکومت آسام نے ایک آدم خور شیر کو مارنے والے کے لئے ایک گرانقدر انعام کا اعلان کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شیر نے [illegible] کے علاقہ میں سخت دہشت طاری کر رکھی ہے اور اس وقت تک قریباً ۸۰ آدمی اس خونخوار شیر کا شکار ہو چکے ہیں۔

پراگ ۱۰ جنوری۔ گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں چیکوسلواکیہ اور ہنگری کی سرحد پر طرفین کی فوجوں میں جو معرکہ پیش آیا تھا۔ اس کے متعلق تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں ممالک اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ منگوچ کے علاقہ میں ایک غیر جانبدار رقبہ قائم کر دیا جائے اور ایک دوسرے کے اسیران جنگ کا مبادلہ کر لیا جائے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرق بعید میں اپنے تجارتی مفاد کی حفاظت کے لئے مناسب اقدام کرے۔ کیونکہ جنگ چین و جاپان کی وجہ سے اس کی تجارت کو شدید دھکا لگا ہے اس معاملہ میں حکومت برطانیہ حکومت امریکہ کے ساتھ نامہ و پیام جاری رکھے گی کیونکہ دونوں حکومتوں کے مفاد کو مشرق بعید میں نقصان پہنچ رہا ہے۔

لاہور ۱۰ جنوری۔ آج اسمبلی میں آنریبل وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ۱۹۳۵ء میں لاہور ہائیکورٹ میں ججوں کی تعداد ۱۵ تھی اور اس کے بعد ۱۱ جج کر دیئے گئے۔ لیکن وقت آنے پر ممکن ہے گورنمنٹ ریٹائر ہونے والے ججوں کی جگہ مستقل جج مقرر [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے اللہ بخش اسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی